بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نغماتِ فردوس

نتیجۂ فکر

مولانا الشاہ محمد تبارک الحسن تبارکؔ نوری ابوالعلائی تیغی اشرفی
بانی و مہتمم دارالعلوم تیغیہ حبیبیہ
و خانقاہِ قادریہ، یوسف پور، لعل گنج، ویشالی (بہار)

ناشر
صوفی الحاج الشاہ عبدالوحید صاحب رضوی تیغی
بھوانی پٹنہ، اڑیسہ

نام کتاب : نغماتِ فردوس

نام شاعر : تبارک الحسن تبارکؔ ویشالوی

مرتب : خطیب اہلِ سنت حضرت مولانا محمد انوار الحسن علیمی

صدر المدرسین، دار العلوم تیغیہ حبیبیہ، یوسف پور، لعل گنج، ویشالی (بہار)

نظر ثانی : استاذ الشعرا حضرت فرحتؔ صابری رضوی مصباحی، سیتامڑھی

فرمائش : شاعر اہلِ سنت محترم نعمتؔ اسلامپوری

حافظ محمد عظمت اللہ حسن قادری

اشاعت اول: ۲۰۱۳ء اشاعت دوم : ۲۰۱۶ء

اشاعت سوم : جنوری ۲۰۱۷ء اشاعت چہارم : جون ۲۰۱۷ء

ہدیہ : ۲۰/روپے

ملنے کے پتے

فیضی کتاب گھر مہسول چوک، سیتامڑھی۔ غوثیہ بکڈ پو گئوشالہ چوک سیتامڑھی

حق اکیڈمی، مبارک پور۔ زم زم اکیڈمی مبارک پور۔

دینی کتاب گھر راجو پٹی، سیتامڑھی۔

رضا بک سیلر کمپنی باغ مظفر پور۔

فہرست

شرفِ انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو اپنے انتہائی شفیق اور محبت کرنے والے محترم والدینِ کریمین مرحوم حدیث القادری اور مرحومہ حبیبہ خاتون کے نام منسوب کرتا ہوں جو اِس دارِفانی سے حیاتِ جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔ کاش وہ دونوں اپنی نگاہوں سے علم کا یہ حسین شگفتہ گلاب بھی دیکھ لیتے۔

اللہ رب العزت اپنے پیارے حبیب رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ان کی قبروں کو رحمت و انوار کے حسین و جمیل پھولوں سے بھر دے۔

”آسماں اُن کی لحد پر شبنم افشانی کرے“

طالبِ دعا:
احقر العباد تبارکؔ میاں قادری غفرلہٗ الباری

تقریظ جمیل

استاذ العلما حضرت علامہ الحاج مفتی شبیر احمد صاحب سیتامڑھی، بہار

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہٖ الکریم

أما بعد: نعت گوئی ایک نہایت ہی لطیف فن ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ راہ بڑی پرخطر بھی ہے اور پرخار بھی۔ اس پہ چلنے والا اگر حدودِ شریعت کے اندر شانِ الوہیت اور آدابِ بارگاہ رسالت سے کما حقہ واقف نہ ہو تو وہ کبھی کبھی دانستہ یا نادانستہ تنقیص و توہین کا مرتکب ہو کر معتوب و معیوب ہو جاتا ہے۔

البتہ اس وراثت حسانی کے سچے وارثین جنھیں تائید ربانی، مشکوٰۃ نبوت کی نگرانی اور فیض خواجہ و رضا و جیلانی حاصل ہوں تو ان کا قلم ایسی لغزشوں سے پاک وصاف رہتا ہے۔

زیرِ نظر رسالہ ”نغماتِ فردوس“ عزیز القدر مولانا محترم محمد تبارک الحسن تیغی تبارکؔ ویشالوی زید مجدہٗ القوی کی لکھی ہوئی نعت ومنقبت پر مشتمل ایک ایسا ہی رسالہ ہے جو تمام قلمی لغزشوں سے پاک ہے۔ شان الوہیت ورسالت کا علم بردار اور عشق نبوت

و رسالت سے سرشار ہے۔ سلاست و روانی، الفاظ و جمل کی برجستگی کسی کہنہ مشق شاعر کا پتہ دیتی ہے۔ اس رسالہ کو پڑھتے وقت آپ جابجا یہ محسوس کریں گے کہ مدینۃ الرسول کے گلشن میں باغ فردوس کی شاخ طوبیٰ پر کوئی بلبل نغمۂ لاہوتی گا رہا ہے۔ اور ہر سننے والا بے خود ہوا جا رہا ہے۔ اور ہر ہر شعر سے شان رسالت ٹپک رہی ہے۔

بنیادی طور پر مولانا تبارک الحسن تیغی ایک ماہر خطیب اور ہر دل عزیز مقرر ہیں۔ اور اس دیار میں ”چتر ویدی“ کے نام سے معروف ومشہور ہیں۔ چونکہ آپ وید و پران کے ایک ماہر ودّوان ہیں اسلئے آپ کی شاعری میں بھی گہرائی و گیرائی بہ درجۂ اتم موجود ہے۔ اور ہر ہر شعر میں برجستگی کے ساتھ معانی ومفاہیم کا ایک سمندر موجزن ہے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟ لیجیے کتاب حاضر ہے پڑھیے اور عشق رسالت میں جھوم جائیے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اس کتاب کو قبولیت تام عطا فرمائے۔ اور حضرت مولانا موصوف کو تقریر و تحریر کے ذریعہ خدمت دین متین کی توفیق مزید بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

کلمۂ تقدیم

استاذ الشعرا حضرت فرحتؔ صابری رضوی مصباحی، سیتامڑھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعتیہ شاعری دراصل فکر و شعور کی پاکیزگی، قلب و روح کی بالیدگی، عقل و فہم کی شائستگی، عشق و ایمان کی پختگی، عقیدت و محبت کی درستگی، ممدوح کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قلبی ایمانی، وابستگی اور والہانہ وارفتگی و شیفتگی کا نام ہے۔ بال برابر بھی کسی نے حد سے تجاوز کرنے یا تحقیر و تنقیص کا پہلو نکالنے کی دانستہ یا نادانستہ جسارت کی تو وہ شخص روسیاہ، راندۂ دربار اور مستحق عذاب نار ہو جائے گا۔

محبِ گرامی قدر حضرت مولانا تبارک الحسن تبارکؔ قادری تیغی چترویدی مدظلہٗ القوی جو بیک وقت گونا گوں خصوصیات اور صوری و معنوی محاسن کے پیکر جمیل ہیں۔ جہاں آپ ساحر البیان خطیب ہندونیپال ہیں وہیں آپ مسند تدریس کے لائق و فائق ذی استعداد قابل فخر استاذ بھی، جہاں آپ دور اندیش، معاملہ فہم، تجربہ کار ناظم و

مہتمم ہیں وہیں آپ شفیق و مہربان خلیق و ملنسار اور قوم و ملک کے بے لوث خدمت گذار بھی۔ اسی مرنجان مرنج شعر و سخن کا قابل رشک ذوق رکھنے والی شخصیت کا نام ہے حضرت مولانا تبارک الحسن قادری تیغی مدظلہٗ القوی۔

الحمد للہ! شاعر موصوف صنف نعت کی پُرخار وادی سے بطریق احسن گذرے ہیں اس لیے کہ ان کا دل خشیت الٰہی کا گنجینہ، عشق رسالت کا مدینہ اور صالحین امت کی عقیدت کا خزینہ ہے۔

مولانا موصوف کی یہ اولین فکری کاوش ہے جو اردو، بھوجپوری لب و لہجہ میں نعت و منقبت کا پاکیزہ مرقع ہے۔

میں نے یہ نعتیہ مجموعہ باالاستیعاب مطالعہ کیا اور اردو اشعار میں ضروری حدف و ترمیم بھی کیا، لیکن بھوجپوری لعل و گہر کی خامہ تلاشی سے عمداً احتراز کیا کہ بھوجپوری لب و لہجہ کی شاعری میں رنگ برنگ کے بیل بوٹے سلیقے سے سجائے گئے ہیں، گلہائے رنگا رنگ کی خوشبو مشام جاں کو معطر کر رہی ہے۔ اگر اس کے نوک پلک کو سنوارنے کی سعی کی جاتی تو اس کے مالی کو ضرور ذہنی الجھن اور قلبی

گھٹن محسوس ہوتی، اس لیے کہ انھوں نے تلاش بسیار کے بعد چمن چمن کے پھولوں سے اس کی لڑیوں کو آراستہ و پیراستہ کرنے کی جدوجہد کی ہے۔ اگر اس کی کوئی لڑی غیر دانستہ بکھر جاتی تو ان کی آرزوؤں کا خون ہو جاتا اور یہ میری غیرت کو گوارا نہیں ؎

"انہیں ٹھیس نہ لگ جائے آبگینے کو"

پھر بھی بتقاضائے بشریت اگر کوئی خامی و نقص رہ جائے تو یہ میری عدم توجہی، علمی بے بضاعتی اور عدیم الفرصتی کا ثمرہ ہوگا۔ نشاندہی فرما دیں گے شکریہ کے ساتھ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کر دی جائے گی۔

دعا ہے کہ پروردگار عالم جل مجدہٗ، محبّ محترم مولانا تبارک الحسن تبارکؔ قادری تیغی مدظلہٗ العالی کے مجموعۂ کلام "نغمات فردوس" کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائے اور مولانا کے لیے توشۂ آخرت، سامان مغفرت اور سرخروئی کی ضمانت بنائے۔ آمین

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین آباد

فرحت صابری رضوی غفرلہٗ القوی

حمد باری تعالیٰ

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پائے کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

ارے اے خدا کے بندو کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
میرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا
نہ کوئی گیا نہ آیا

تمھیں حاکم برایا تمھیں قاسم عطایا
تمھیں دافع بلایا تمھیں شافع خطایا
کوئی تم سا کون آیا

ہمیں اے رضاؔ تیرے دل کا پتہ چلا بمشکل
در روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
یہ نہ پوچھ کیسا پایا

اونٹنی مدینے میں

نبی کی جب ہوئی جلوہ گری مدینے میں
سمٹ کے آگئی ساری خوشی مدینے میں
وہیں قیام کیا سرورِ دوعالم نے
جہاں پہ بیٹھ گئی اونٹنی مدینے میں
کرن جو پھوٹی تھی ایماں کی کوہِ فاراں پر
اسی کی آج بھی ہے روشنی مدینے میں
نبی کے جسم سے نکلی وہ مشک کی خوشبو
مہک رہی ہے ابھی تک گلی مدینے میں
رسول ہاشمی کے پائے ناز کے صدقے
بہار باغ ارم آگئی مدینے میں
نبی کے شہر مقدس میں میری موت آئے
قیام گاہ بنے دائمی مدینے میں
میں دل کی بات تبارکؔ انھیں سنا دوں گا
ہوئی نصیب سے جو حاضری مدینے میں

شہر نبی ﷺ

فردوس بداماں ہے گلزار مدینے میں
محبوب خدا کا ہے دربار مدینے میں
پیتے تھے صحابہ جو وہ جام مرے آقا
مجھ کو بھی پلا دیجیے اک بار مدینے میں
سرکار میرے دل کی بس ایک تمنا ہے
ہو گنبد خضریٰ کا دیدار مدینے میں
جو گنبد خضریٰ کو کہتے ہیں صنم اکبر
کچھ آج بھی ہیں ایسے غدار مدینے میں
حورانِ بہشتی کا غلمان مقدس کا
رہتا ہے لگا ہردم بازار مدینے میں
سرکار دوعالم کا جب ہوگا کرم ہم پر
ہم جاکے سنائیں گے اشعار مدینے میں
چمکے گا تبارکؔ کی قسمت کا ستارہ بھی
بلوالیں اگر اس کو سرکار مدینے میں

جمال مصطفے ﷺ

سارے نبیوں میں ہے ذیشان نبی کا چہرہ
یعنی ہے مصحف قرآن نبی کا چہرہ
قتل کو آئے عمر غیض وغضب میں لیکن
دیکھ کر لائے وہ ایمان نبی کا چہرہ
جا کے مکہ میں حلیمہ کا مقدر جاگا
دیکھ کر ہوگئی قربان نبی کا چہرہ
چاند سورج وگگن جس سے ضیائیں مانگے
روشنی دیتا ہے ہر آن نبی کا چہرہ
کاش آجائیں شہِ دیں جو میرے گھر اک دن
دیکھ لوں دل میں ہے ارمان نبی کا چہرہ
عشق سرکار میں اشعار تبارکؔ لکھیے
ہو ہر اک شعر کا عنوان نبی کا چہرہ

☆☆☆

حسن جمال یار صدا دیکھتا رہوں

سرکار کی چوکھٹ پہ کھڑا دیکھتا رہوں
رحمت سے بھری ہرسو گھٹا دیکھتا رہوں
یہ دل کی آرزو ہے کہ محشر کی بھیڑ میں
حسنِ جمال یار صدا دیکھتا رہوں
ہے کیا غرض مجھے کسی بھی درد والم سے
بس جلوہ محبوب خدا دیکھتا رہوں
زاہد ہو مبارک تجھے حسن بہارِ خلد
میں شہرِ مدینہ کی فضا دیکھتا رہوں
دنیا کے تاجداروں سے ہے کیا غرض مجھے
میں شاہِ مدینہ کی عطا دیکھتا رہوں
ظلم وستم سے کیا غرض فرما گئے بلال
سردار دوجہاں کی ادا دیکھتا رہوں
تبارکؔ یہ آرزو ہے کہ وقتِ قضا بس
اُن کے رُخِ انور کی ضیا دیکھتا رہوں

نہیں آتا زلزلہ مدینے میں

جلوہ گر ہے اے لوگوں مصطفیٰ مدینے میں
اس لیے نہیں آتا زلزلہ مدینے میں
جیتے جی نگاہوں سے اس نے دیکھ لی جنت
باخدا مقدر سے جو گیا مدینے میں
گلشنِ مدینہ میں پھول کھل گئے پل میں
پاؤں میرے آقا نے رکھ دیا مدینے میں
رات کی تاریکی کے رہزنوں کو بھی فوراً
مل گیا ہدایت کا راستہ مدینے میں
ڈال کر کے ہاتھوں میں ہتھکڑی صبا لے جا
آرزو ہے مل جائے یہ سزا مدینے میں
قلبِ خلد سے ہردم آتی ہے صدا لوگو
روضہ مثلِ جنت ہے آپ کا مدینے میں
اے تبارکؔ خستہ نعت ہم سنائیں گے
کاش جب بلاوا ہو آپ کا مدینے میں

شیر خدا

زمیں بولتی ہے گگن بولتا ہے
نبی نورِ حق ہیں زمن بولتا ہے
خلل نیند میں مصطفیٰ کی نہ آئے
یہ جذبات خیبر شکن بولتا ہے
کبھی شمع اسلام بجھنے نہ دوں گا
یہ شیرِ خدا کا للن بولتا ہے
مرے جسم پر ہے لباسِ بہشتی
حسین و حسن کا بدن بولتا ہے
سنبھل کر کرو اُن کی مدحت سرائی
یہی میرا طرزِ سخن بولتا ہے
الٰہی مری موت طیبہ میں آئے
مرے عشق کا بانکپن بولتا ہے
خدارا مری لاج محشر میں رکھنا
یہ عاصی تبارکؔ حسن بولتا ہے

چاندنی زمیں پر ہے

دلکشی زمیں پر ہے چاندنی زمیں پر ہے
مصطفیٰ کی آمد سے ہر خوشی زمیں پر ہے
گود میں حلیمہ نے ان کو لے کے فرمایا
عشق اور ایماں کی زندگی زمیں پر ہے
ہر مکان روشن ہے ہر گلی منور ہے
کیوں کہ نورِ احمد کی روشنی زمیں پر ہے
پھول کھل گئے ہر سو رحمتوں کے عالم میں
آج میرے مولیٰ کی حاضری زمیں پر ہے
چار سو دوعالم میں صدقۂ شبِ اسریٰ
رہنما زمیں پر ہے رہبری زمیں پر ہے
یہ عطائے شاہِ دیں دیکھیے ذرا لوگو
آج میرے خواجہ کی سروری زمیں پر ہے
سچ ہے آمدِ مولیٰ سے چار سو تبارکؔ یہ
خالقِ دوعالم کی بندگی زمیں پر ہے

کنکر بول دیتا ہے

کبھی دشمن کی مٹھی میں بھی رہ کر بول دیتا ہے
رسول اللہ سچے ہیں یہ کنکر بول دیتا ہے
نہیں کٹ پائے گی گردن پسر کی اے خلیل اللہ!
نبی کے عشق میں چاقو بھی ڈھل کر بول دیتا ہے
یہ بکری آپ کی ہے میرے آقا اس کو لے جائیں
زباں سے شیر جنگل کا مچل کر بول دیتا ہے
جو راہِ حق میں مرمٹتا ہے وہ مردہ نہیں ہوتا
یہ نیزے پر حسینِ پاک کا سر بول دیتا ہے
نبی کی نعت پڑھ کر دیکھیے شہر مدینہ میں
جزاک اللہ مدینے کا کبوتر بول دیتا ہے
عطا ہے سید کونین کی فضلِ الٰہی ہے
تبارکؔ نعت کا مصرع جو اکثر بول دیتا ہے

☆☆☆

پتھرنبی نبی بولے

زمیں کی بات کیا اَمبر نبی نبی بولے
چلیں تو راہ کا پتھر نبی نبی بولے

بسا کے گنبد خضریٰ کا نور آنکھوں میں
مچل مچل کے کبوتر نبی نبی بولے

جہاں پہ شاہ مدینہ کا بچپنا گذرا
حلیمہ دائی کا وہ گھر نبی نبی بولے

وہی تو سچا مجاہد ہے اس زمانے میں
جو چڑھ کے سولی کے اوپر نبی نبی بولے

سجاؤ مانگ کو سجدوں سے میری ماں بہنوں
تمہارے جسم کا زیور نبی نبی بولے

پڑھا تھا خطبہ شہِ دیں نے بیٹھ کر جس پر
زباں سے اپنی وہ منبر نبی نبی بولے

ہے اتری آیت تطہیر شان میں جن کی
جناب زہرا کی چادر نبی نبی بولے

یہی ہے آرزو بس آخری تبارکؔ کی
درِ حضور پہ جاکر نبی نبی بولے

بزم رسول ﷺ

نور میں ڈوبی جگمگ جگمگ بزم شہِ ابرار لگے
جس نے سجائی بزم نبی وہ جنت کا حقدار لگے

کیسے کرے گا کوئی حملہ پیارے رضا کے مسلک پر
بچہ بچہ جب اس بستی کا تیغی تلوار لگے

دیکھ کے بھیگا بھیگا موسم ہوتا ہے محسوس یہی
آج یہاں پہ جلوہ فرما تیغ علی سرکار لگے

محبوب کونین کے صدقے اس بستی میں ہر جانب
روشن روشن جگمگ جگمگ ہم سب کا گھر بار لگے

آئے ہیں کونین کے دولہا بخشش کا سہرا باندھے
رحمت کی بارش میں نہایا یہ سارا سنسار لگے

دیوانوں کی بات نہ پوچھو دیوانوں کی نظروں میں
جنت کے باغات سے بہتر طیبہ کا گلزار لگے

ہے میرا ایمان تبارکؔ جنت میں وہ جائے گا
عشق رضا و تیغ علی میں جو شیدا بیمار لگے

متاع عشق نبی ﷺ

مال و دولت نہ کبھی تخت و حکومت مانگو
اپنے اللہ سے آقا کی محبت مانگو

کربلا سے یہ ہمیں درسِ عمل ملتا ہے
ابن حیدر کی طرح جام شہادت مانگو

حشر کی دھوپ سے بچنے کی یہی ہے صورت
سر چھپانے کے لیے چادرِ رحمت مانگو

خلد گر دیکھنا چاہو تو قضا سے پہلے
رب اکبر سے مدینے کی زیارت مانگو

اس زمانے کے یزیدی کو مٹانا ہو تو
مثل فرزند علی ہمت وقوت مانگو

جن پہ اللہ نے انعام کیا ہے اپنا
ان بزرگوں کے وسیلے سے ہدایت مانگو

ہر گھڑی رب سے دعاؤں میں تبارکؔ تیغی
اعلیٰ حضرت کی طرح عشق کی دولت مانگو

سیرت رسول اکرم ﷺ

اپنے کردار سے تعلیم وفا دیتے ہیں
سچ ہے دشمن کو بھی سرکار دعا دیتے ہیں

مصطفیٰ وادیِ صہبا میں علی کی خاطر
ڈوبے سورج کو اشارے سے بلا دیتے ہیں

آہی جاتے ہیں اعانت کے لیے طیبہ سے
جب بھی دیوانے انھیں دل سے صدا دیتے ہیں

خُلق سرکار کی تمثیل نہیں مل سکتی
بنتِ حاتم کو بھی رحمت کی رِدا دیتے ہیں

تو کہاں اور کہاں شاہ دنیٰ کا رتبہ
اپنی اوقات کو کیوں لوگ بھلا دیتے ہیں

کیا سمجھ پاؤ گے محبوب خدا کی عظمت
پل میں بندے کو وہ مولیٰ سے ملا دیتے ہیں

ضد پہ آتے ہیں تبارکؔ جو غلامان نبی
پل میں وہ کفر کی بنیاد ہلا دیتے ہیں

نورانی چادر

بزم سرکار جو سجاتے ہیں
بارش نور میں نہاتے ہیں

پڑھ کے نعت شہِ زمن اپنی
سوئی تقدیر ہم جگاتے ہیں

وادیِ کربلا میں ابن علی
دین احمد پہ سر کٹاتے ہیں

اپنی بیٹی کے واسطے آقا
چادر نور کو بچھاتے ہیں

اک عبادت سمجھ کے ہم ہردم
نعت کا شعر گنگناتے ہیں

شافع حشر عاصی امت کو
دامن پاک میں چھپاتے ہیں

کاش کہہ دے صبا مجھے آکر
چل تبارکؔ نبی بلاتے ہیں

جنت ھی جنت

ماننا عبادت ہے چاہنا عبادت ہے
باپ ماں کی صورت کو دیکھنا عبادت ہے

کہیے سبحان اللہ دوستوں عقیدت سے
ذکر حق کی مجلس میں بولنا عبادت ہے

ہو کے باوضو لوگو! با ادب قرینے سے
جلسۂ مقدس میں بیٹھنا عبادت ہے

عالموں کی صحبت میں بیٹھ کر کے اے لوگو!
علم دین کی باتیں سیکھنا عبادت ہے

جس مقام پر ہردم رحمتوں کی بارش ہو
جا کے ایسی بارش میں بھیگنا عبادت ہے

یہ مرا عقیدہ ہے مصطفیٰ کے جلسے میں
نعت مصطفیٰ سن کر جھومنا عبادت ہے

قول اے تبارکؔ یہ ہے شہِ مدینہ کا
باپ ماں کے قدموں کو چومنا عبادت ہے

ماں کا دل

دل میں ماں کی محبت بسا لیجیے
باغ فردوس میں گھر بنا لیجیے

دور گھر سے جہاں جس جگہ بھی رہیں
رات دن اپنی ماں کی دعا لیجیے

دل نہ ٹوٹے کبھی تیرے ماں باپ کا
ان کو خوش کر کے جنت کما لیجیے

ماں ہو راضی تو راضی رہے گا خدا
ان کی خدمت سے رب کو منا لیجیے

چوم کر ماں کے قدموں کو اے دوستو!
اپنا دونوں جہاں جگمگا لیجیے

ان کی نظر کرم سے تبارکؔ حزیں
اپنا سویا مقدر جگا لیجیے

☆☆☆

ماں کی دعا

عظمت نہ ملے گی کبھی رفعت نہ ملے گی
بے عشقِ نبی دوستو! جنت نہ ملے گی

اللہ کی کتاب کا اعلان ہے یہی
دنیا میں اب کسی کو نبوت نہ ملے گی

لے لیجیے جہان کے شاہوں کا جائزہ
خواجہ پیا کی جیسی حکومت نہ ملے گی

دولت جہان بھر کی تو مل جائے گی لیکن
ماں باپ سے بہتر کہیں دولت نہ ملے گی

مکہ جو جا کے شہر مدینہ نہ جا سکا
اُس کو مرے نبی کی شفاعت نہ ملے گی

گستاخ ہو جو اولیا اللہ کا لوگو!
اس کو کبھی توفیق ہدایت نہ ملے گی

جو ماں کی دعا لے کے چلا گھر سے تبارکؔ
اس کو کہیں سفر میں مصیبت نہ ملے گی

شہر نبی ﷺ

میں نے کاغذ پہ خون جگر سے فیصلہ آخری لکھ دیا ہے
باغ فردوس کی دل کشی کو حسن شہر نبی لکھ دیا ہے
جان ایمان جان عبادت ہے رسول خدا کی محبت
اس لیے حب احمد کو میں نے دوستوں بندگی لکھ دیا ہے
ہوگا برکت سے معمور وہ گھر جا نہ پائے گا شیطان اندر
گھر کی چوکھٹ پہ حرف جلی میں جس نے نام علی لکھ دیا ہے
ہوگئی میری بیدار قسمت بڑھ گئی میری توقیر و عظمت
پیر نے جب سے لوح جگر پہ شجرۂ قادری لکھ دیا ہے
اے مجدد مرے اعلیٰ حضرت غوث اعظم کی زندہ کرامت
آپ نے شاتمان نبی کو دائمی دوزخی لکھ دیا ہے
میرے خواجہ عطائے نبی ہیں پھول حسنی حسینی کلی ہیں
نام خواجہ پہ پیارے نبی نے ہند کی سروری لکھ دیا ہے
سرخروئی اسے ہوگی حاصل باغ جنت میں ہوگا وہ داخل
نام احمد پہ جس نے تبارکؔ اپنی کل زندگی لکھ دیا ہے

دعوت حق

دعوت دین حق سے پھریں گے نہ ہم چاہے باطل کا خنجر چمکتا رہے
دیں گے دنیا کو پیغام اسلام کا، لاکھ سر کو مخالف پٹکتا رہے
پیارے آقا کی آنکھوں کے تارے حسین
کہہ دیئے ظالموں سے ہمارے حسین
نار دوزخ تمہارے لیے خاص ہے خلد میں سب حسینی مچلتا رہے
ظلم کی کالی بدلی ہے چھائی ہوئی
نا گہانی مصیبت ہے آئی ہوئی
پھر بھی پیچھے ہٹیں گے نہ ابن علی، ظلم کا چاہے بادل برستا رہے
لہلہاتا رہے دین کا یہ چمن
بطفیل علی و حسین و حسن
التجا یہ تبارکؔ کی ہے اے خدا، عشق آل نبی دل میں پلتا رہے

☆☆☆

آمد حضور ﷺ

آمنہ کے آنگن میں نور آنے والا ہے
اس لیے زمانے میں ہر طرف اُجالا ہے
آج تک معطر ہے وہ گلی مدینے کی
جس گلی میں آقا نے پائے ناز ڈالا ہے
بے شمار عیسیٰ تک آئے انبیا لیکن
رحمت دوعالم کا مرتبہ نرالا ہے
عشق سرورِ دیں میں جس نے جان دی اپنی
خلد کا محل اس کے نام سے قبالہ ہے
حق یہ ہے حلیمہ کو مصطفیٰ نے دی دولت
ظاہراً حلیمہ نے مصطفیٰ کو پالا ہے
کیا گھٹائے گا نجدی ان کی شانِ رفعت کو
آنکھ رکھ کے اندھا ہے دل بھی اس کا کالا ہے
بالیقیں مقدر کا ہے دھنی تبارکؔ وہ
جو نبی کی عظمت پر جاں لٹانے والا ہے

نورانی درپن

خوشبو سے مہکے لاگل دھرتی پہ گلشن ہو
جہی دن حضور ائیلن آمنہ کے آنگن ہو
روز دوشنبہ آئل موسم سہاون ہو
چھو اور برسے لاگل رحمت کے ساون ہو
گھروا انگنوا مہکے مہکے لا بگین ہو
پا کر پسینہ اُن کر مہکیلی دلھن ہو
ان کے شرن ما جب بھی ائیلے ابھاگن ہو
کرپا سے بیوہ بھیلے چھن میں سہاگن ہو
چہرہ لاگے لا اُن کر نورانی درپن ہو
چوم کے چندا چمکے ان کر ہی چرنن ہو
سندر ویہار جن کا اَتی اُتم جیون ہو
دونوں جگت پہ باٹے ان کر ہی شاسن ہو
مل تئ تبارکؔ جہی دن ان کر سمرتھن ہو
ہمرا کے ہوتی اوہی دن طیبہ کے درشن ہو

آخری منزل

اک نہ اک دن ہر اک انسان چلا جائے گا
چاہے نِردھن ہو یا دَھنوان چلا جائے گا

کیوں ستاتے ہیں غریبوں کو یہ ثروت والے
ناتواں ہو یا پہلوان چلا جائے گا

سونی رہ جائے گی یہ اونچی عمارت تیری
تو ہے کچھ روز کا مہمان چلا جائے گا

اپنی دولت پہ تو مغرور کیوں بن بیٹھا ہے
تیری مٹ جائے گی یہ شان چلا جائے گا

ہاتھ کھولے ہوئے آیا تھا جہاں میں جیسے
پھر اسی مثل اے نادان چلا جائے گا

موت کے بعد تجھے لوگ نہ رہنے دیں گے
کر کے محلوں کو تو ویران چلا جائے گا

ہوگا جب خاتمہ بالخیر تبارکؔ تیرا
تو بھی پڑھتا ہوا قرآن چلا جائے گا

دنیا آنی جانی ھے

خدا کی ذات باقی ہے مگر ہر چیز فانی ہے
مسلمانوں سنبھل جاؤ یہ دنیا آنی جانی ہے

مقدر میں کسی کے غم کسی کے شادمانی ہے
خدا جس حال میں رکھے یہ اس کی مہربانی ہے

مدینہ ان کا مسکن ہے محبت کی نشانی ہے
وہ ہے شہر نبی اہل وفا کی راجدھانی ہے

بڑھاپے میں تیرے اعضا ضعیف و ناتواں ہوں گے
عبادت کر لے اے غافل! ابھی تیری جوانی ہے

تمنا ہے فنا سے پیشتر ان کی زیارت ہو
غم فرقت کے سائے میں ہماری زندگانی ہے

مٹا سکتے نہیں کافر کبھی قرآن دنیا سے
خدا اس کا محافظ ہے کتاب آسمانی ہے

منور جس کا دل ہے نور عشقِ جانِ ایماں سے
اسی کے واسطے دونوں جہاں میں کامرانی ہے

خدا کے فضل سے میرا مقدر ہو گیا اعلیٰ
تبارکؔ میری قسمت میں نبی کی مدح خوانی ہے

آمنہ کے آنگن میں

سندر سندر پھلوا مہکے لاگل اجڑل بگین میں
شاہ مدینہ جہی دن ائیلن آمنہ کے آنگن میں

ان کے روپ کی جوت سے چمکے دھرتی گگنوا
شیتل شیتل برسے لاگل رحمت کے سَوَنوا
ساری بہاریں جھوم کے آئل آمنہ کے دامن میں

امبوا کی ڈالی ڈالی پر کوئل شور مچائے
پھلوا کے بگین میں بھنورا گیت خوشی کے گائے
دھرتی پربت عنبر ڈوبل رحمتوں کے ساون میں

دودھ پلائے دائی حلیمہ ممتا کے آدھار سے
گود میں لے کر جھوم کے بولی تو ہرے کرم اپکار سے
ساری خوشیاں سمٹ کے آئل ای دکھیا کے جیون میں

سندرتا کے جوت سے چمکل جھلمل جھلمل تارے
روپ سلونا مکھ من بھاون چندا روپ نہارے
دیپ خوشی کے روشن بھیلے سارے جہاں کے کن کن میں

مدھور مدھور بانی جن کر اَتی اُتم شان با
ای دکھیا پہ جاری ہر دم ان کر ہی فیضان با
کاش کبھی پڑھتا ای تبارکؔ نعت نبی کے چرنن میں

☆☆☆☆
☆☆☆

پیغام محبت

مکہ میں آئے جہی دن مدنی سرکار رحمت رم جھم برسے
دھرتی پہ گلشن مہکے چمکے سنسار رحمت رم جھم برسے
بگیا میں مہکے لا جوہی چمیلی پیر کے دنوا رہے رُت البیلی
لے کے محمد ائیلن نوری بہار، رحمت رم جھم برسے
متھوا پہ لے کے چلن وزنی گٹھریا، تَ بولی ضعیفہ سنی آقا ہمری بتیا
منوا سے پڑھب ہمہو کلمہ توہار، رحمت رم جھم برسے
خوشبو سے مہکے ان کر مکہ مدینہ ایسن معطر باٹے نبی کا پسینہ
مہکے دلہنیا مہکے ڈولی کہار، رحمت رم جھم برسے
گیت خوشی سے گائے دھرتی گگنوا مارے خوشی کے جھومے سگرو جہنوا
جہی دن حضور ایلن آمنہ کے دوار، رحمت رم جھم برسے
رحمت عالم بن کے دنیا میں آئے گھر گھر پر تیا کے دیپ جلائے
باٹے تبارکؔ ان کر سندر وچار، رحمت رم جھم برسے

☆☆☆

بہاروں کا موسم

پیارے آقا ہمرے مالک جہان باٹے، جان ایمان باٹے ہو
اُن کے صدقے روشن دھرتی آسمان باٹے، جان ایمان باٹے ہو
کھل گیلے بگیا میں چمپا چمیلی، بھورے سمیا رہے رُت البیلی
تیسو پارہ لے کے ایلن اوقرآن باٹے، جان ایمان باٹے ہو
چوم کے چرنوا اُن کر چمکے آفتاب ہو، پا کے پسینہ مہکے جوہی گلاب ہو
ان کر خوشبو سے معطر گلستان باٹے، جان ایمان باٹے ہو
دین نبی کی خاطر کربل میں گیلن، گردن کٹا کے دین احمد بچیلن
دین پر ابن زہرا کا احسان باٹے، جانے ایمان باٹے ہو
پیارے نبی کے بھیلے کہیو جو دیوانہ، خلد بریں میں لاگے ان کر ٹھکانہ
اپنی قسمت کا او بے شک دَھنوان باٹے، جان ایمان باٹے ہو
آمنہ کے دوار ائیلن جہی دن حضور ہو، نور سے ان کر بھیلے گھر گھرا جور ہو
شاہ طیبہ سارے نبیوں میں سلطان باٹے، جان ایمان باٹے ہو
نموا تبارکؔ حسن باٹے ہمار ہو، سیتامڑھی ضلع باٹے صوبہ بہار ہو
پروپر ہمکا اسلامپور میں مکان باٹے، جان ایمان باٹے ہو

فرقت مدینہ

توہری درشن بنا موری ترسے نینوا، تنی آجیتَ کہیو ہمرے سپنوا

دائی حلیمہ کی چمکے جھوپڑیا، برسے جھما جھم نوری بدریا
جہی دن ائیلن نبی آمنہ کے انگنوا، تنی آجیتَ کہیو ہمرے سپنوا

دکھیا پہ ممتا کی برساوے بدریا، متھوا پہ ڈھیلن وزنی گٹھریا
توہری رحمت کے چرچا با دھرتی گگنوا، تنی آجیتَ کہیو ہمرے سپنوا

پاپ میں ڈوبل با ہمری عمریا، در پہ بلائیلَ عربی سنوریا
تڑپیلا من مور کُہکے پرنوا، تنی آجیتَ کہیو ہمرے سپنوا

ان سے سنائی دَ ہمری خبریا، چھائل با سگری غم کی بدریا
تبارکؔ کے ہوگیلے بیری جہنوا، تنی آجیتَ کہیو ہمرے سپنوا

☆☆☆

ہم مدینہ جئے بے

کاٹے کٹت ناہی تنکو ہمری رین ہم مدینہ جئے بے
اڑتَئ پٹنہ سے پلین ہم مدینہ جئے بے

آقا کی چوکھٹ پر جھاڑو لگائب
تھام کے جالی اپن دکھڑا سنائب
ترجائی ہمری نین ہم مدینہ جئے بے
اُڑتَئ پٹنہ سے پلین ہم مدینہ جئے بے

انکھیا سے انسون ہے دن رات جاری
دیکھن کو طیبہ میں جنت کی کیاری
جیا رہیلا بے چین ہم مدینہ جئے بے
اُڑتَئ پٹنہ سے پلین ہم مدینہ جئے بے

پریم کی اگنی مورے من کی بجھادَ
صورت نوری آقا ہمکے دکھادَ
صدقے پیارے حسنین ہم مدینہ جئے بے
اُڑتَئ پٹنہ سے پلین ہم مدینہ جئے بے

کالی کوٹھریا موری آ کے چمکیہہ
نورانی جلوہ تنی اپن دکھیہہ
جہی بیرا ایہیں نکیرین ہم مدینے جئے بے
اُڑتَئ پٹنہ سے پلین ہم مدینہ جئے بے

رحمت کی برکھا ماخوب نہائب
جہی دن تبارکؔ در مولیٰ پہ جائب
صدقے سرورکونین ہم مدینہ جئے بے
اُڑتَئ پٹنہ سے پلین ہم مدینہ جئے بے

☆☆☆

شاہ مدینہ ﷺ

نوری چادر ماہمکا چھپیہہ، توہ سے بنتی باشاہ مدینہ
لاج محشر ما ہمری بچیہہ، توہ سے بنتی باشاہ مدینہ
کہیو آئی کے ہمرو سپنوا، جگمگا دیہو ہمرو نینوا
نور سے مورا گھر جگمگیہ توہ سے بنتی باشاہ مدینہ
جب ہو دشوار محشر کی رہیا، تھام کر ہمری آقا ای بنہیا
پار پلوا سے ہمکا لگیہہ، توہ سے بنتی باشاہ مدینہ
جہی بیر گرمی سے جر ہیں بدنوا، جھلسے محشر میں ہمرو پرنوا
جام کوثر تو ہمکا پلیہہ، توہ سے بنتی باشاہ مدینہ
کب تبارکؔ پہ ہوئی عنایت، جانے کب ہوئی بیدار قسمت
کب دیار مدینہ دکھیہہ، توہ سے بنتی باشاہ مدینہ

☆☆☆

بھارت میں جینا

بیری بھئل مورے بھارت میں جینا، بلائی لیتَ ہو در پہ شاہ مدینہ
توہری جدائی میں گُھکے لا سینہ، بلائی لیتَ ہو در پہ شاہِ مدینہ
برسے لا نین موری جیا گھبرائے، سُتلا پہ رَتیا میں نندیو نہ آئے
جب جب آویلا حج کا مہینہ، بلائی لیتَ ہو در پہ شاہ مدینہ
خوشبو سے مہکے لا دھرتی گگنوا، مہکے لا گھر سب کے مہکے انگنوا
مہکے دلہن تو ہرے پا کے پسینہ، بلائی لیتَ ہو در پہ شاہ مدینہ
برسے سَوَنوا میں جیسے بدریا، برسے ہمار آقا ویسے نجریا
ہند میں آقا مورے منوا لگے نا، بلائی لتَ ہو در پہ شاہ مدینہ
اگنی پر تیا کے من جھلسائے، جب کہیو گھر سے مدینہ کو جائے
ستاوِیلا ہمکے زمزم کا پینا، بلائی لیتَ ہو در پہ شاہِ مدینہ
ہوتی کبوترتَ ہمھو اڑ جئی تی، گنبد کے چھاؤں میں جیون بیتئی تی
تبارکؔ نہ چاہے لا دولت خزینہ، بلائی لیتَ ہو در پہ شاہِ مدینہ

☆☆☆

یاد کربلا

وہ شبیر نوری بدن یاد آئے
مجھے اصغر بے کفن یاد آئے
یہی بولی زینب نہ آنسو بہانا
اگر تجھ کو رن میں بہن یاد آئے
چلے رن میں جس دم حسین ابن حیدر
بہت ان کو بھائی حسن یاد آئے
کبھی شکوۂ غم نہ کرنا سکینہ
اگر تجھ کو اپنا وطن یاد آئے
جو سیراب ہیں آب کوثر کو پی کر
اسے کیسے آب زمن یاد آئے
جسے مصطفےٰ نے کہا دل کا ٹکڑا
وہ شبیر شیریں سخن یاد آئے
نگاہوں میں بھر آئے آنسو تبارکؔ
مجھے جب کبھی پنجتن یاد آئے

شان ابن علی

ابن علی کی دیکھو یہ شان کربلا میں
پڑھتے ہیں زیر خنجر قرآن کربلا میں
ظالم یزید تیری بیعت نہ ہم کریں گے
چاہے ہماری لے لو تم جان کربلا میں
بچپن میں جو کیا تھا نانا سے اپنے وعدہ
کرنے چلے وہ پورا فرمان کربلا میں
سبط شہِ امم نے رب کی رضا کی خاطر
کر ڈالا کل گھرانہ قربان کربلا میں
دین نبی بچانے راہِ ہدیٰ دکھانے
تشریف لا رہے ہیں ذیشان کربلا میں
کرب وبلا کی دھرتی تھرا گئی تبارکؔ
گونجا جو شیرِ حق کا اعلان کربلا میں

☆☆☆

پیغام کربلا

راہ مولیٰ میں سب کچھ فنا کر دیا
دین کو عظمت نو عطا کردیا
جو لڑکپن میں نانا سے وعدہ کیا
کربلا میں وہ وعدہ وفا کر دیا
اس کی ہمت پہ بے حد درود وسلام
گلشن دین جس نے ہرا کر دیا
پیارے شبیر سجدے میں جس دم گئے
شِمر نے سر کو تن سے جدا کر دیا
چوم کر حُر کی پیشانی کو آپ نے
نار دوزخ سے فوراً رہا کر دیا
ظلم کی تیرگی میں تبارکؔ حسن
دین کا اس نے روشن دِیا کر دیا

☆☆☆

نہر فردوس

چاہتے ابن علی رن میں ذرا سا پانی
نہر فردوس سے آجاتا امنڈتا پانی
با ادب دوڑتا خود نہرِ فرات آجاتا
اتنا کہہ دیتے جو شبیر کہ آجا پانی
حوصلہ دیکھ لو اصغر کا زمانے والو!
پیاسا دم توڑ کر دنیا کو نوازا پانی
جن کے در سے کبھی خالی نہ سوالی لوٹا
بند ہے ان پہ کئی روز سے دانا پانی
آب کوثر انھیں منظور تھا پینا ورنہ
مارتے پاؤں جو شبیر نکلتا پانی
تین دن آل پیمبر رہے پیاسے پھر تو
آج کس کام کا ہے تیرا اے دریا پانی
رنگ لائے گا قیامت میں تبارکؔ بے شک
عشق شبیر میں آنکھوں سے یہ بہتا پانی

غم حسین

غم حسین میں آنسو بہا لیا جائے
یہی نجات کا ساماں بنا لیا جائے
رہے گا کفر کی وادی میں زلزلہ برپا
علی کے نام کا نعرہ لگا لیا جائے
خدا کا فضل نمازی پہ خوب ہوتا ہے
نماز پڑھ کے مقدر جگا لیا جائے
جناب قاسم واکبر یہ بولے میداں میں
نبی کے دین کو آؤ بچا لیا جائے
یزیدیت کا جنازہ نکل ہی جائے گا
حسینی رنگ بدن پر چڑھا لیا جائے
حسینی بزم ہے رحمت برس رہی ہوگی
چلو ادب سے وہاں پر نہا لیا جائے
سنا دو سب کو تبارکؔ حسین درس حسن
نبی کے دین پہ گردن کٹا لیا جائے

تاجدار ھند

دین نبی کی شمع جلانے کو آ گئے
بھارت سے ظلمتیں وہ مٹانے کو آ گئے
ساگر سمٹ کے آ گیا پیالہ میں دوستوں
جب خادم معین بلانے کو آ گئے
لے کر چراغ دین نبی ملک ہند میں
خواجہ ہمارے کفر مٹانے کو آ گئے
بن کر کے تاجدار ہند خواجۂ زمن
جے پال سے بھی کلمہ پڑھانے کو آ گئے
عشق نبی کا جام تبارکؔ لیے ہوئے
تشنہ لبوں کو دیکھو پلانے کو آ گئے

☆☆☆

ھندالولی

نور میں ڈوبل ہردم گنبد و مینار با
سورگ سے سندر ہمرے خواجہ کا مزار با
کبھیو سپنوا میں چہرہ دکھیت
درشن کو توہرے خواجہ جیا بے قرار با
چم چم چمکے خواجہ کا نوری گنبد
حواران جنت اس پہ ہردم نثار با
رحمت کے جھواں رم جھم برسے لا ساون
خواجہ پیا کے ایسن سندر دیار با
ہندالولی کے صدقے ہند میں تبارکؔ
نور سے جگمگ سب کے گھر اور دوار با

☆☆☆

امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

پوچھتے ہو کیا مجھ سے مرتبہ بریلی کا
قدسیوں کے لب پر ہے تذکرہ بریلی کا
میرا نام سن کر ہی بھاگنے لگا نجدی
خنجر رضا لے کر جب چلا بریلی کا
جانب مدینہ اب نعت مصطفٰے پڑھتے
جھوم کر چلا دیکھو قافلہ بریلی کا
سلسلہ بریلی سے جوڑلو تو اچھا ہے
کیوں کہ ہے مدینے سے رابطہ بریلی کا
فخر ہے مجھے اس پر عاشق بریلی ہوں
نام میرے سینے پر ہے لکھا بریلی کا
عاشق نبی جو ہیں عشق میں مچل اٹھے
نام جب کسی نے بھی لے لیا بریلی کا
نجدیوں کے لشکر پر ہر طرح سے غالب ہے
اے تبارکؔ خستہ اک رضا بریلی کا

حضور مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ دھام نگر، اڑیسہ

مہکا ہے گلزار مجاہد ملت کا
جنت ہے دربار مجاہد ملت کا
اُس کو اڑیسہ میں رہنے کا حق ہی نہیں
جو بھی ہے غدار مجاہد ملت کا
یوپی، اڑیسہ، دہلی اور بریلی کیا
شیدا ہے سنسار مجاہد ملت کا
پی کے حبیبی میخانے سے نوری جام
مست ہوا مے خوار مجاہد ملت کا
ناز کرے قسمت پر اپنی وہ جس کو
فیض ملا سرکار مجاہد ملت کا
حق کو حق باطل کو باطل فرمایا
اعلیٰ ہے کردار مجاہد ملت کا
خلد میں جائے گا وہ تبارکؔ ہنستا ہوا
جس کو ملا ہے پیار مجاہد ملت کا

بزم تیغی

جلنے والے کو ہم جلائیں گے
بزم تیغِ علی سجائیں گے

جا کے تیغِ علی کی چوکھٹ پر
سوئی قسمت کو ہم جگائیں گے

شاہ سرکانہی کے یہ دیوانے
باغ جنت میں مسکرائیں گے

با ادب ان کی پاک تربت پر
چادر و پھول ہم چڑھائیں گے

شاہ تیغِ علی کے دامن میں
اُن کے دیوانے سر چھپائیں گے

دشمن تیغ علی سنبھل جاؤ
ورنہ گردن تیری اڑائیں گے

ہم تبارکؔ ہیں مدح خوانِ ولی
ساتھ ان کے بہشت جائیں گے

سرکار حضور تیغ علی قادری علیہ الرحمہ، مظفر پور

بہت پر نور ہے روضہ میرے سرکانہی والے کا
زمانے بھر میں ہے چرچا میرے سرکانہی والے کا
مظفر پور، ویشالی کی ہی تخصیص کیا لوگو!
جہاں بھی جاؤ ہے شیدا میرے سرکانہی والے کا
بہار خلد آکر جھومتی ہے اس کی تربت پر
ہے جس کی قبر میں شجرہ میرے سرکانہی والے کا
غلاموں کے لیے فیض و کرم کا بالیقیں ہر دم
کھلا رہتا ہے دروازہ میرے سرکانہی والے کا
خدا ان کا نبی ان کے علی و فاطمہ ان کے
ہے غوثِ پاک سے رشتہ میرے سرکانہی والے کا
خدائے پاک نے رتبہ بڑا ان کا بنایا ہے
جہاں میں بجتا ہے ڈنکا میرے سرکانہی والے کا
تبارکؔ ہے وہ قسمت کا دھنی جو اپنی بستی میں
سجایا شان سے جلسہ میرے سرکانہی والے کا

سرکار حضور تیغ علی قادری علیہ الرحمہ، مظفر پور

رہبر طریقت ہے تاجدار سرکانہی
پاسبان ملت ہے تاجدار سرکانہی

مرتے دم نگاہوں میں آپ کا رہے جلوہ
بس یہ میری حسرت ہے تاجدار سرکانہی

ہے ترا کرم مرشد آج جو مرے سر پر
چادرِ عقیدت ہے تاجدار سرکانہی

آج باغ تیغی میں جو بہار آئی ہے
آپ کی عنایت ہے تاجدار سرکانہی

جب سے گھر میں رکھا ہے نقش تیرے روضے کا
میرے گھر میں برکت ہے تاجدار سرکانہی

غازی پور، کلکتہ یا ہو کوئی بھی خطہ
تیری خوب شہرت ہے تاجدار سرکانہی

بالیقیں تبارکؔ کو ہر گھڑی مرے مرشد
آپ کی ضرورت ہے تاجدار سرکانہی

سلام بہ بارگاہ رسول انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ اِرم تاجدار حرم
نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام ق

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفےٰ
سیدی اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

سیدی مرشدی مصطفےٰ خاں رضا
ان کی نورانی تربت پہ لاکھوں سلام

جس نے پیدا کئے کتنے لعل و گہر
حافظ دین وملت پہ لاکھوں سلام